نمبر ۱۳۳ | مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ محرم سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹


# مدینۃ المسیح

اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک جلسہ کی صدارت کے لئے ۹ مئی کو ڈیرہ دون سے لاہور تشریف لائیں گے ۔ اور حضور کے اہل بیت اسی دن قادیان پہنچ جائینگے ۔

جناب مرزا محمد اشرف صاحب محاسب بوجہ ضعیف العمری قریباً ۲۵ سال کی قابل تعریف خدمات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ محاسب سے ریٹائر ہو رہے ہیں ۔ ان کی جگہ جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب مقرر ہوئے ہیں ۔

# آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومین علاقہ جموں کی قانونی امداد



میر محمد بخش صاحب پلیڈر گوجرانوالہ تقریباً چھ ماہ سے جموں میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومین کی قانونی امداد کر رہے ہیں ۔ آپ نے جس محنت اور جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دیا ہے ۔ وہ نہایت قابل قدر اور قابل تحسین ہے ۔ آپ نے دن رات محنت کر کے مقدمات کی پیروی کی ۔ اور بہت سے مقدمات میں ماخوذین کو بری کرایا ہے ۔ چنانچہ چند تازہ مقدمات کے جن میں آپ پیش ہوئے ۔ فیصلے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

۱ ۔ مولوی عبد الحکیم بنام سرکار ۔ جتنی سزا بھگت چکا ہے وہی کافی باقی معاف
۲ ۔ مولوی عبد الحکیم بنام سرکار ۔ " " " " " " " "
۳ ۔ کریم بخش زرگر بنام سرکار ۔ " " " " " " " "
۴ ۔ احمد دین بنام سرکار ۔ " " " " " " " "
۵ ۔ احمد دین بنام سرکار ۔ " " " " " " " "
۶ ۔ سرکار بنام فقیر اللہ ۔ مقدمہ برآمدگی مال مسروقہ ۔ بری کر دیا گیا ۔
۷ ۔ سرکار بنام بگو ۔ مقدمہ ڈکیتی ۔ بری کر دیا گیا ۔
۸ ۔ سرکار بنام عبد العزیز ۔ قتل عمد کا الزام تھا ۔ بری کر دیا گیا ۔
۹ ۔ سرکار بنام اسمٰعیل ۔ مقدمہ برآمدگی مال مسروقہ ۔ فرد جرم سے پیشتر رہا کر دیا گیا ۔

ان کے علاوہ اور بہت سے مقدمات میں مثلاً سرکار بنام دیوان علی و سرکار بنام مولوی رحیم بخش و سرکار بنام غلام وغیرہ ۔ سرکار بنام عزیز ۔ سرکار بنام عبد الغنی ۔ سرکار بنام عزیز الدین ۔ سرکار بنام نذیر احمد وغیرہ پیش ہوئے جن میں سے بعض کے فیصلہ جات عنقریب سنائے جائیں گے ۔ اور بعض میں بحث ہو رہی ہے ۔

آخر میں میر محمد بخش صاحب کا ان کے اخلاص اور محبت سے کام کو سرانجام دینے کی وجہ سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالٰے انہیں بیش از بیش قومی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ خاکسار شمس کاشمیری اسسٹنٹ سیکرٹری کشمیر کمیٹی

## ریاست کشمیر کے سیاسی مقدمات اور بیرونی پلیڈر

چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے چیف جسٹس ریاست جموں و کشمیر کے پاس یہ درخواست کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ وُہ سیاسی مقدمات میں بیرونی پلیڈروں کو پیش ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ نیز یہ پابندی دُور کر دیں۔ کہ ہر مقدمہ میں پیش ہونے کے لئے از سرِ نو درخواست پیش کی جائے۔ خیال ہے۔ کہ آنریبل مسٹر جسٹس دلال نے دونوں باتوں کے حق میں سفارش کر دی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ مشکلات جلد رفع ہو جائیں گی ؛

سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی

## مسلمانان پونچھ کی مہاراجہ کشمیر سے انصاف کے لئے ا[پیل]

### تحقیقات کنندہ افسروں کا تشدد اور تعصب

مسلم ایسوسی ایشن ریاست پونچھ نے مہاراجہ بہادر اور وزیر اعظم کے نام ۶ - مئی کو حسبِ ذ[یل] مسلمانانِ پونچھ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں کیونکہ افسران تحقیقات کنندہ اور سماعت کنندہ سب کے [...] باہم رشتہ دار اور سخت متعصب ہیں۔ گواہوں کو سخت تکلیف دی جاتی ہے۔ جھوٹی شہادتیں مہیا کی جا[تی] اور بوڑھے رؤسا پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ ہر قسم کی سختی روا رکھی جا رہی ہے مہربانی کر کے غیر جانبد[ار] کرنے کیلئے ایک کمیشن اور اپیلوں کی سماعت کے لئے ایک ٹریبیونل مقرر کیا جائے۔ ہم صرف انصاف کے خو[اہاں ہیں]

## مظلومین کشمیر کے متعلق مسلمانوں کا فرض



تازہ واقعات اور اطلاعات سے ریاست کشمیر کے متعلق جو کچھ معلوم ہو رہا ہے۔ وُہ یہی ہے۔ کہ نہ صرف ریاستی حکام کے سابقہ طریقِ عمل میں ابھی تک کسی قسم کا تغیر نہیں ہُوا بلکہ مسلمان پہلے کی طرح ہی سختیوں اور بے انصافیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ گرفتاریوں اور مقدمات کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ جبر و تشدد کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں ؛

ان حالات میں ان کے لئے انصاف حاصل کرنا انہیں مقدمات میں امداد دینا ان کی بیواؤں اور یتیم بچوں کے لئے قوت لایموت مہیا کرنا۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ اصلاحات کے اجراء کی کوشش کرنا محنت اور کوشش کے علاوہ جس قدر اخراجات چاہتا ہے۔ ان کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور یہ اخراجات مہیا کرنا مسلمانوں کا فرض ہے ؛

پس ہر دردمند اور اسلامی اخوت کا احساس رکھنے والے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جس قدر بھی مالی امداد دے سکے۔ فوراً آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھیجدے۔ اور نہ صرف خود بھیجے۔ بلکہ دُوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کرنے کی کوشش کرے ؛

## اخبار احمدیہ

### محلہ دارالانوار کے متعلق خط و کتابت

کمیٹی دارالانوا[ر] کے متعلق بعض دوست میرے نام خطوط لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کمیٹی کے سکرٹری مولوی عبدالرحیم صاحب درد ہیں میرے نام ایسے خطوط کے آنے سے۔ دوستوں کو جواب دیر سے پہنچتا ہے۔ کیونکہ مَیں وُہ خطوط سکرٹری صاحب موصوف کو جواب کے لئے بھجواتا ہوں۔ آئندہ براہ مہربانی تمام دوست محلہ دارالانوار کے متعلق جملہ خط و کتابت مولوی عبدالرحیم صاحب درد سکرٹری محلہ دارالانوار سے کریں۔ دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے تمام ریکارڈ متعلقہ سکرٹری صاحب موصوف کے دفتر میں پہونچ چکا ہے۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری

[...] تونڈی نے بعوض مبلغ پانصد روپیہ [...] اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ خاکسا[ر] دین محمد موضع نوشہرہ ککے زئیاں

۲ - میاں محمد اشرف ولد [...] ساکن کنجاہ کا نکاح مسماۃ آمنہ [...] میاں اللہ رکھا صاحب ساکن کنجاہ [...] مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ [صاحب نے] ۵ - اپریل کو پڑھا۔ ناظر امور عامہ

۳ - ۲۷ - مارچ ۱۹۳۲ء [...] ولد عبدالرحمٰن مدرس لدھے والہ وڑا[ئچ] گوجرانوالہ کا نکاح خورشید بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر ماسٹر ساکن گو[جرانوالہ کے] ساتھ بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ حکیم [...] صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ [نے پڑھا] خاکسار عبدالرحمٰن ؛

### ایک لڑکے کے متعلق اعلان

یکم مارچ ۱۹۳۲ء [...] میں ایک لڑکے مسمی [...] کی آمد اور اپنے پاس اس کی موجودگی کا اعلان کرایا تھا۔ ا[س کا] کوئی اس کا وارث نہیں ملا۔ اور بوجہ شدت گرما قاسم علی مذکور [...] ہو کر ۲۳ - اپریل ۱۹۳۲ء کو اپنے وطن صوبہ سرحد کو روانہ ہو گیا [...] میں نے ضروری کپڑے اور خرچ اسے دے دیا ہے۔ محمد ظہیر الدین [...] ٹکٹ کلکٹری مین پوری۔ یو۔ پی ؛

### دعائے مغفرت

عزیزم چوہدری محمد علی خان ولد [...] غلام قادر خان سکنہ سٹروعہ [...] کو فوت ہو گئے۔ مرحوم و مغفور ۱۹۰۳ء میں احمدی ہوئے [...] مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ ا[پنے] خاندان کے فرد تھے۔ جماعت احمدیہ سٹروعہ کے سب سے پہلے امیر [...] خلیفۃ المسیح الثانی مقرر ہوئے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت [کریں]

[...] پہونچانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاص طور پر دُعا کریں۔ خدا تعالےٰ مجھے اُن کے شر سے محفوظ رکھے خاکسار عبدالغفور خاں احمدی۔ کراچی ؛ ۳ - احباب عاجز کی محکمانہ سختیوں کے دُور ہونے اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یوسف علی مدرس چک نمبر ۴۵ ؛ ۴ - خاکسار کا اکلوتا بیٹا۔ جو اللہ تعالےٰ نے ۱۲ برس کے بعد دیا۔ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالرحیم پراچہ کلکتہ۔ ۵ - چند یوم سے میری صحت خراب ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار بدیع الزمان از مریاں لوٹر یہ بھاٹہ

### اعلانات نکاح

۱ - ۲۹ - اپریل ۱۹۳۲ء کو میرے فرزند محمد انور خاں احمدی کا نکاح عزیزہ زینب بی بی دختر شیخ میر محمد صاحب احمدی سے چوہدری محمد حسین صاحب احمدی ساکن [...]

### احمدیہ سکول گھٹیالیاں

جو اصحاب احمدیہ سکول گھٹیالیاں میں تعلیم پا چکے ہیں۔ ان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سکول کی بہبودی اور بہتری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے۔ انہیں اس کا ممبر بننا چاہیئے۔ اور اس کے متعلق ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ خاکسار غلام حیدر ظفر سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

### درخواست ہائے دعا

۱ - میرے بھانجے چوہدری نصیر احمد اور چوہدری نبی احمد ایف۔ اے۔ ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب اُن کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار چوہدری نذیر احمد۔ حصار۔ ۲ - میرے مخالفین مجھے نقصان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

# یو پی میں ایکٹ انتقال اراضی کے نفاذ کی ضرورت



## ملکانوں کا ارتداد

چند سال ہوئے۔ یو۔ پی میں ملکانوں کے ارتداد کا جو سیلاب امڈا۔ اور آریوں نے تمام فرقوں کے ہندوؤں کی امداد سے لاکھوں ملکانوں کو ارتداد کے لئے مجبور کر دیا۔ اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وُہ لوگ ہندو مہاجنوں اور ساہو کاروں کے پنجۂ ستم میں بُری طرح گرفتار تھے۔ ایک طرف تو مسلمانوں کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے وُہ لوگ جن کے آباء و اجداد کسی وقت اسلام میں داخل ہُوئے تھے اسلامی تعلیم اور اسلامی تمدن سے بالکل بیگانہ ہو چکے تھے۔ اور امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کی بیگانگت بے حد بڑھ چکی تھی۔ تاہم وُہ اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ اور مسلمانوں میں شامل قرار دیتے تھے۔ اور مردم شماری کے رُو سے مسلمانوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ دوسری طرف ان کی جائدادوں اور زمینوں پر ہندو ساہوکاروں نے سُودی قرضوں کے ذریعہ قبضہ جما رکھا تھا۔ اور وُہ لوگ نہایت عسرت اور تنگدستی کی حالت میں غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ وُہ نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ سال بھر میں جو کچھ کماتے بتمام وکمال ہندو ساہوکاروں کے ہاں چلا جاتا۔ حتیٰ کہ زمینوں میں سے جو کچھ پیدا ہوتا۔ اس کا قلیل ترین حصہ بھی زمینداروں کے گھروں میں نہ آتا۔ بلکہ سب کے سب پر ہندو مہاجن قبضہ کر لیتے۔ اور وہ بیچارے نہایت ادنےٰ درجہ کا غلہ ساہوکاروں سے قرض لے کر اپنا پیٹ پالتے۔ اور فصل تیار ہونے پر اس سے کئی گنا زیادہ انہیں ساہوکاروں کو دینا پڑتا۔

ایسی حالت میں زندگی بسر کرنے والے ملکانوں پر جب آریہ ان لوگوں کی معیت میں حملہ آور ہوئے۔ جنہوں نے ملکانوں کی جائدادوں اور زمینوں پر کلیتہً قبضہ جما رکھا تھا۔ اور جن کی گرفت میں ان بے چاروں کا بال بال جکڑا ہُوا تھا۔ تو جو کچھ ان کو کہا گیا اسے ماننے پر وُہ مجبور ہو گئے۔ اور اس طرح آریوں نے ارتداد کا سیلاب بہا دیا۔

## ملکانوں کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی

ان حالات میں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کے سینکڑوں رضاکار ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے اس علاقہ میں بھیجے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے بے حد مشکل حالات میں انہیں بے نظیر کامیابی ہُوئی۔ وہاں حضُور نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ یہ بھی کوشش فرمائی۔ کہ صوبہ یوپی میں پنجاب کی طرح ایکٹ انتقال اراضی نافذ ہو جائے۔ تا زمینداروں کے پاس جو تھوڑی بہت زمینیں رہ گئی ہیں۔ وُہ ہندو ساہوکاروں کے قبضہ میں جانے سے بچ جائیں۔

## ہندو زمیندار اور ایکٹ انتقال اراضی

اگرچہ یو۔ پی میں اس ایکٹ کی ضرورت کا احساس ملکانوں کی تباہ حالی اور ان کے ارتداد کے گڑھے میں گرنے کے وقت ہُوا۔ لیکن چونکہ ہندو زمیندار بھی مہاجنوں اور سود خواروں کے ہاتھوں اسی طرح تباہ و برباد ہو رہے تھے جس طرح ملکانے۔ اور اس علاقہ کے دُوسرے مسلمان۔ اس لئے جب احمدی مبلغین کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا۔ تو ہندو زمینداروں نے بھی اس کی بے حد ضرورت کا اظہار کیا۔ اور اس کے اجرا کی کوشش میں شریک ہونے پر آمادگی ظاہر کی لیکن افسوس کہ اس وقت صُوبہ کے ذمہ دار افسروں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور ایک نہایت ضروری۔ اور اہم تجویز کو قابلِ التفات نہ سمجھا۔

## ایکٹ کے نفاذ کی ضرورت

اب معلوم ہُوا ہے۔ بعض حلقوں میں یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ یوپی میں بھی پنجاب کے ایکٹ انتقال اراضی کے نمونہ کا ایکٹ رائج کیا جائے۔ چنانچہ پچھلے دنوں آگرہ میں زمینداروں کی جو کانفرنس ہُوئی تھی۔ اس میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے اس ایکٹ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کمشنر آگرہ نے زمینداران علاقہ کی ایک میٹنگ کرنے کے بعد رپورٹ کی ہے۔ کہ اس ایکٹ کے نفاذ کی بے حد ضرورت ہے۔

اگرچہ صُوبہ یو۔ پی کے زمیندار اس ایکٹ کے اس وقت تک نافذ نہ ہونے کی وجہ سے جس کے نہایت مفید نتائج نہ صرف پنجاب میں رونما ہوئے۔ بلکہ بندیلکھنڈ میں بھی جو کہ یو۔ پی کا ہی ایک حصّہ ہے۔ اس نے بہت عمدہ اثر پیدا کیا۔ علاقہ یو۔ پی کے زمیندار سود خوار مہاجنوں اور بنیوں کے ہاتھوں حد تک تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ قریباً تمام زمینیں ان کے قبضہ سے نکل چکی ہیں۔ اور زمیندار نہایت ہی فلاکت اور عسرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے رہ گئے ہیں تاہم جو کچھ بھی زمینداروں کے پاس زمین کی شکل میں باقی ہے اس کے بچاؤ کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ وہاں جلد سے قانون انتقال اراضی نافذ کر دیا جائے۔

## پنجاب کے سرمایہ دار یو۔ پی کے زمینداروں کے خلاف

ہمیں معلوم نہیں۔ کہ اس بارے میں جو تجویز ہو رہی ہے وُہ کس مرحلہ پر ہے۔ اور اس کے رستہ میں جو مشکلات مہاجنوں اور سود خواروں نے پیدا کر رکھی ہیں۔ ان کا دُور ہونا کہاں تک ممکن ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان مشکلات میں پنجاب کے ساہوکاروں اور سرمایہ داروں نے بھی اضافہ کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ راجہ نریندر ناتھ نے ہندو اخبارات میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ چونکہ پنجاب میں قانون انتقال اراضی کے نفاذ کی وجہ سے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ بلکہ الٹا نقصان پہونچا ہے اس لئے یوپی میں اسے قطعاً جاری نہیں کرنا چاہیئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پنجاب میں اگر یہ قانون نافذ نہ ہوتا۔ تو یہاں کے زمینداروں کی بھی وہی حالت ہوتی۔ جو اس وقت یو۔ پی کے زمینداروں کی ہو [illegible] اور ان کی تباہی و بربادی کی کوئی حد نہ رہتی۔

راجہ صاحب کے اس دعوے کی کہ قانون انتقال اراضی نے پنجاب کے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچایا۔ بلکہ ان کے لئے نقصان رساں ثابت ہُوا ہے۔ بطالت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کے زمینداروں کے کسی طبقہ کی طرف سے نہ صرف اس وقت تک اس قانون کے خلاف کوئی معمولی سی آواز بھی نہیں اٹھائی گئی بلکہ ہائی کورٹ کے بعض فیصلوں نے اس میں جو رخنے پیدا کر دیئے ہیں ان کے دُور کرنے کی پرزور استدعا کی گئی ہے۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ قانونی طور پر اس ایکٹ میں جو کمزوریاں باقی ہیں۔ ان کو دُور کر کے اسے ایسا مضبوط بنا دیا جائے۔ کہ اس کی موجودگی میں زمیندار سُود خوار لوگوں کی دست برد سے کلیتہً محفوظ ہو جائیں۔

## ایکٹ انتقال اراضی سے قبل پنجاب کی حالت

پنجاب میں اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل جس سرعت سے مہاجن زمینداروں کی تباہی و بربادی کے سامان پیدا کر رہے تھے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۸۶۶ء سے ۱۸۷۴ء تک یعنی آٹھ سال میں انہوں نے سات لاکھ چوبیس [illegible] زمین پر قبضہ کر لیا تھا۔ گویا سالانہ اوسط اٹھاسی ہزار ایکڑ [illegible] میں روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ سنہ ۱۸۷۴ء سے سنہ ۱۸۷۹ء [illegible]

یہ ۹۳ ہزار ایکڑ ہو گئی - اور اس سے بھی ترقی کر کے ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۴ء تک یہ اوسط ایک لاکھ بیس ہزار ایکڑ تک جا پہونچی - ۱۸۹۸ء میں یہ اوسط تین لاکھ تیس ہزار ایکڑ سالانہ ہو گئی - یہ تو وُہ رقبہ تھا جسے سود خواروں نے کلیتہً اپنے قبضہ میں کر لیا - اس کے علاوہ رہن کے ذریعہ صرف ۱۸۹۶ء میں پانچ لاکھ چون ہزار ایکڑ سود خواروں کے قبضہ میں آئے ؛

## ایکٹ انتقال اراضی کیوں نافذ کرنا چاہیئے

اگر یہی رفتار جاری رہتی - تو یقیناً آج یہ حالت ہوتی - کہ کسی زمیندار کے پاس ایک چپہ بھر بھی زمین باقی نہ ہوتی - اور انہیں کہیں سے بھیک مانگنے بھی نہ ملتی - چونکہ زمینداروں کی تباہی اور خاصکر ان زمینداروں کی تباہی جن پر حکومت کی فوج کا بہت بڑا انحصار ہو - خود حکومت کی تباہی ہے - اور چونکہ پنجاب وُہ صُوبہ ہے - جہاں کے زمیندار تمام ہندوستان سے زیادہ فوجی سپاہی مہیا کرتے ہیں - اس لئے ان کی طرف حکومت نے جلد توجہ کی - اور ان کی زمینوں کی حفاظت کا بڑی حد تک انتظام کر دیا - لیکن اب صُوبہ یو - پی کے زمینداروں کی تباہی جو انتہا کو پہونچ رہی ہے اس سے ضروری ہے - کہ ان کی حفاظت کا بھی کچھ نہ کچھ حکومت انتظام کرے - یہ صرف زمینداروں کی زندگی کا ہی سوال نہیں - بلکہ خود حکومت کا بھی اس میں فائدہ ہے - چونکہ غیر زراعت پیشہ لوگ اور خصوصاً سود خوار مہاجن اور بنیئے نہ تو زمینداروں کی طرح محنت و مشقت کر سکتے ہیں - اور نہ زمینوں کی پیداوار کو بڑھا سکتے ہیں - اس لئے ملک کی مالی حالت پر بھی سخت ناگوار اثر پڑتا ہے -

پس حکومت کو چاہیئے - کہ صُوبہ یو - پی میں جہاں تک جلد ممکن ہو - ایکٹ انتقال اراضی نافذ کر دے ؛

## حکومت اور کانگرس

دارالعوام میں وزیر ہند نے جو تقریر حال میں کی ہے - اس میں نہ صرف یہ کہا ہے - کہ ہنگامی اختیارات کے آرڈی نینسوں کو حسب ضرورت جاری رکھا جائے گا - اور ان میں تبدیلی کا انحصار کانگرس کے آئندہ طریق عمل پر ہے - بلکہ یہ بھی کہا ہے - کہ حکومت گاندھی جی اور کانگرس سے کسی قسم کی گفتگو کا آغاز نہیں کرنا چاہتی - البتہ اگر گاندھی جی ان تعلقات کے قیام کے متمنی ہیں - جو گول میز کانفرنس کے دوران میں قائم تھے - تو وُہ اپنے ارادہ سے حکومت کو بلا ممانعت اور کسی ثالث کے بغیر مطلع کر سکتے ہیں - ایسے حالات میں حکومت نہایت اخلاص کے ساتھ غور کرے گی - لیکن میں اس امر کی وضاحت ضروری خیال کرتا ہوں - کہ کانگرس کے اس تعاون کو کسی چیز کے ساتھ ہرگز مشروط نہیں کیا جائے گا ؛

وُہ لوگ یہ خیال کرتے تھے - کہ حکومت کانگرس کے ساتھ صُلح کرنے کیلئے بیتاب ہو رہی ہے - اور وجہ یہ پیش کرتے تھے - کہ کانگرس کے تعاون کے بغیر حکومت کی کوئی سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی - ان پر واضح ہو جائے گا کہ حکومت اس وقت تک اپنی موجودہ حکمت عملی میں تغیر کرنے کے لئے تیار نہیں - جب تک کانگرس خلاف قانون طریق عمل کو ترک نہ کرے اور اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر پیش نہ کرے ؛

اب حکومت سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرنے والوں اور کانگرس سے صلح کی گفتگو کرنے والوں کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے - کہ وُہ کانگرس کو خلاف قانون وامن سرگرمیاں ترک کر دینے کا مشورہ دیں ؛

## زمیندارانِ ریاست کشمیر کی تکالیف

مسلمانانِ ریاست جس قدر جبر و تشدد کے تلے دبے ہوئے ہیں - جس بے کسی اور بے بسی کی زندگی کے دن گزار رہے ہیں - اور جن مشکلات و مصائب میں مبتلا ہیں - ان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے - کہ گلینسی کمیشن کی نہایت ہی معمولی اور ادنیٰ درجہ کی سفارشات کے صرف اعلان کو بھی نعمت غیر مترقبہ سمجھ رہے ہیں - اور اب خود ہندو بھی جو کل تک ان بے چاروں پر بغاوت کرنے اور اسلامی راج قائم کرنے کا الزام لگانے میں پورا زور صرف کر رہے تھے - اعتراف کر رہے ہیں - کہ یہ لوگ ناقابل برداشت تکالیف کی وجہ سے نالاں تھے چنانچہ "ملاپ" (۳ مئی) لکھتا ہے :-

"گلینسی رپورٹ کے نتائج کا ابھی عوام میں تشہیر ہونا باقی ہے تاہم کاہ چرائی کے معافی کے آوازہ کا ہی پبلک پر بہت مؤثر اثر ہوا ہے زمیندار محض بعض تکالیف کے لئے نالاں تھے - مالیہ کی زیادتی - کاہ چرائی - اور چند ایک اور تکالیف نے ان بے چاروں کو ادھموا بنا دیا تھا - ابھی صرف کاہ چرائی کی معافی کا آوازہ نکلا ہے - کہ جا بجا زمیندار مہاراجہ صاحب کے حق میں اظہار خوشنودی کر رہے ہیں "

آج ان الفاظ کو پڑھ کر کیا ان لوگوں کے سر شرم اور ندامت سے نہ جھک جائیں گے - جو کل ان زمینداروں کی تمام شکایات کو بے بنیاد قرار دیتے - ان کو بغاوت کے مرتکب بتاتے - اور زیادہ سے زیادہ تشدد کے مستحق ٹھیراتے تھے - کیونکہ اب ہندو خود اعتراف کر رہے ہیں - کہ ریاستی قوانین نے ان کو ادھموا بنا رکھا ہے ؛

## خطوط جلانے کی شرارت اور کانگرسی

کانگرسیوں نے مختلف مقامات پر جب خطوط جلانے کی نہایت شرمناک شرارت شروع کی - تو جہاں بعض کانگرسی اخبارات نے اس کے متعلق خاموشی اختیار کر لی - وہاں بعض نے مختلف طریقوں سے ان شریر النفس لوگوں کی حوصلہ افزائی بھی کی - چنانچہ "ملاپ" (۲۸ - اپریل) نے ایک نوٹ میں لکھا :-

"ہندوستانی خاوند اور انگریز بیوی کی مشترکہ گھریلو زندگی کے متعلق اگر کچھ اور جاننا چاہتے ہو - تو ڈیرہ اسماعیل خاں کے مشہور زمیندار لالہ ٹھل رام گنگا رام کو ایک خط لکھ دیجئے - لیکن خط کسی ڈاک بابو کو دستی دیں - کہیں کانگرسیوں کے اڈے نہ چڑھ جائے "

ان الفاظ سے ظاہر ہے - کہ "ملاپ" کے نزدیک بھی خطوط جلانے کی مہم کانگرسیوں نے اختیار کر رکھی ہے - لیکن جب یہ شرارت بہت پھیل گئی اور ہر طرف سے اس پر لعنت ملامت ہونے لگی - تو اسی "ملاپ" نے لکھ دیا -

"اس شرارت کو کانگرس والوں سے منسوب کرنا بھاری نادانی ہے " (۴ مئی)

اگر یہ "بھاری نادانی" ہے - تو اس کا ارتکاب خود "ملاپ" اگر چکا ہے - اور اس وقت کر چکا ہے جب اس نے اس فعل کو کانگرسیوں کے کارنامہ کے طور پر پیش کیا تھا - لیکن حقیقت یہ ہے - کہ اب صرف کانگرسیوں کی بد اعمالیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے - ورنہ سب لوگ جانتے ہیں - کہ خطوط جلانے کی حرکت کے مرتکب کانگرسی ہی ہیں - جو روز بروز اپنی ناکامی کو دیکھتے ہوئے اوچھے ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں - حال ہی میں انہوں نے ڈاک خانوں پر پکٹنگ لگانے کی کارروائی شروع کی ہے - اور خطوط جلانے کی شرارت اسی سلسلہ میں جاری کی گئی ہے ؛

## وزیر اعظم کا جواب کشمیر کے ہندوؤں کو

ہم نے گزشتہ پرچہ میں گلینسی کمیشن کی سفارشات کے خلاف ہندوؤں کی ایجی ٹیشن اور ریاستی ہندو حکام کی طرف سے ایجی ٹیٹروں کی حوصلہ افزائی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم ریاست کے متعلق توقع ظاہر کی تھی - کہ وُہ ہندوؤں کی پیدا کردہ ہر اس روک کو پوری قوت کے ساتھ دُور کر دیں گے - جو کمیشن کی سفارشات کو عملی شکل دینے کے رستہ میں حائل کی جائے گی ؛

وزیر اعظم نے حال میں سناتن دھرم ینگ مین ایسوسی ایشن کے ڈیپوٹیشن کے جواب میں کہا ہے :-

"گلینسی کمیشن کی سفارشات پر جو احکام جاری ہو چکے ہیں - ان کو وُہ نہ روک سکتے ہیں - اور نہ روکنے کی سعی کریں گے "

اگرچہ مسلمانوں کے لئے یہ الفاظ بھی امید افزا ہیں - لیکن انہیں مکمل نہیں کہا جا سکتا - ان میں ذیل کے الفاظ کا اضافہ نہایت ضروری ہے - کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کے متعلق جو احکام جاری ہو چکے ہیں - انہیں عمل میں لانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی ؛

ہندوؤں کے سارے شور و شر کی اصل غرض یہی ہے - کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کو اندھے کوئیں میں ڈال دیا جائے جہاں سے کبھی نکلنا نصیب نہ ہو ...

احمدیت کے متعلق مضمون

# تقیہ نہیں بلکہ کھلی تبلیغ



## "پیغام صلح" کے اعتراضات کے جواب

اخبار "پیغام صلح" (۵ فروری ۱۹۳۲ء) میں ایک طویل مضمون بعنوان "یہ تبلیغ ہے یا تقیہ"؟ شائع ہوا ہے۔ مضمون کیا ہے خلافت ثانیہ کی کامیابیوں۔ کامرانیوں اور ترقیات پر حسد و بغض اور کینہ و عداوت کا شر ربار مجموعہ۔ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب راقم مضمون لکھتے ہیں:
"وقت آئیگا۔ بلکہ تقریباً آگیا ہے۔ کہ میاں صاحب اپنے عقائد خصوصی کی تبلیغ بابیوں اور بہائیوں کی طرح سینہ بسینہ کیا کریں گے۔ اور حسن بن صباح کے فدائیوں کی طرح جو فدائی جتنا زیادہ اپنے اخلاص اور فدائیت کا ثبوت دیتا جائیگا اتنا ہی صحیح عقائد کا انکشاف اس پر بیش از بیش ہوتا جائیگا"
اگر ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے رفقاء ہمارے عقائد کو "کھوٹا سکہ" اور ہمیں بابی۔ بہائی یا حسن بن صباح کے فدائی کہکر خوش ہو سکتے ہیں۔ اور یہ ان کی کامیابی کی دلیل ہے۔ تو ہمیں ان سے کوئی شکوہ نہ کرنا چاہیئے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جو بات "خاص مریدوں" پر ہی ظاہر ہوگی۔ اور جس کا بقول ڈاکٹر صاحب ابھی آغاز نہیں ہوا۔ اس کا علم ان کو کیسے ہو گیا؟ کیا اسے غیب دانی یا قیاس آرائی سمجھنا چاہیئے۔ یا بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

ڈاکٹر صاحب کے اس مضمون کی بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک پر معارف تقریر مندرجہ اخبار الفضل (۱۹ جنوری) کے حسب ذیل الفاظ پر ہے:
"ایک بات کو عمدگی سے پیش کرنے پر جو اثر ہو سکتا ہے وہ برے رنگ میں پیش کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر یوں کہیں۔ کہ مسلمانوں میں یہ نقائص اور یہ کمزوریاں پیدا ہو گئیں۔ اور ان کے ایمان میں نقص آگیا۔ تو ہر شخص اسے تسلیم کر لیگا۔ لیکن اگر جوش سے خواہ مخواہ کہا جائے۔ کہ تم کافر ہو۔ تو وہ متنفر ہو جائیگا۔ جب کسی کو کافر کہتے ہیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ ایمان کا ایک درجہ ہے۔ وہ اس میں نہیں" الخ
اگر حضور کی ساری تقریر کو نظر انداز کر کے بھی صرف انہی الفاظ کو دیکھا جائے۔ تب بھی تو ان میں تقیہ ہے۔ نہ عقائد سے انحراف بلکہ بات کو اچھے اور عمدہ طریق سے پیش کرنے اور سمجھانے کی تلقین ہے۔ اور بے محل اور "خواہ مخواہ" کسی کو (خواہ وہ یہودی اور آریہ ہی کیوں نہ ہو) کافر کہنے سے اجتناب کی ہدایت۔ اور یہ وہ بات ہے جس پر تمام اولوالعزم نبی بھی عمل پیرا رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فقولا لہ قولاً لینا دیکھو اس سے نرم بات کہنا جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی لکھا ہے۔
"فقل ھل لک الی ان تزکی پھر اس (فرعون) سے کہو۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ پاک ہو جائے۔ ذرا دیکھنا کیا استغنا اور کیسی تحدی ہے۔ گویا اسے دوسرے لفظوں میں صاف کہدیا۔ کہ تیرے اندر تزکیہ خاک نہیں۔" (پیغام صلح ۱۹ فروری ۱۹۳۲ء)
کیا ہمارے پیغامی دوست کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جاتے ہی "او کافر۔ ملعون۔ مغضوب۔ اور مشرک! تو ناپاک ہے۔ پلید ہے۔ آمیں تجھے پاک کر دوں۔ وغیرہ وغیرہ" نہ کہکر تقیہ کا ارتکاب کیا تھا؟

### ڈاکٹر صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ

حیرت کا مقام ہے۔ کہ جن فقرات پر جناب ڈاکٹر صاحب اعتراض کر رہے ہیں اور انہیں تقیہ کی تعلیم قرار دے رہے ہیں۔ انہی سے یہ نتیجہ بھی نکال رہے ہیں۔ کہ
"میری رائے میں جناب میاں صاحب اپنے عقیدہ تکفیر سے ایک انچ بھی نہیں ہٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہاں میاں صاحب جو ایک مسلمان کے کافر ہونے اور مومن نہ کہلا سکنے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ عملی کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر فتوے نہیں دے رہے ہیں بلکہ نبی وقت پر ایمان نہ لانے کو سامنے رکھ کر یہ فتویٰ دے رہے ہیں"
گویا جناب ڈاکٹر صاحب کے نزدیک اس عبارت میں بھی فتویٰ کفر موجود ہے۔ تو پھر تقیہ کا شور کیوں؟ اور اس قدر واویلا کس لئے؟ پھر اس پر یہ سوال کہ "یہ تبلیغ ہے یا تقیہ" کیوں جبکہ وہ خود مانتے ہیں کہ "تبلیغ کے تو معنی ہیں۔ انبا ما فی الضمیر مخاطب کو پہنچا دینا" اور "تقیہ اسی کا نام ہے۔ کہ کہنے والا ایسا چھپا کر بات کرتا ہے۔ کہ مخاطب اس سے وہ نہیں سمجھتا جو کہنے والے کے دل میں ہے۔" پس ڈاکٹر صاحب کا اعتراض ان کے اپنے قول سے ہی باطل ہو گیا۔

### تقیہ کون کرتا ہے؟

میں جناب ڈاکٹر صاحب سے بادب عرض کروں گا۔ کہ اگر انہیں تقیہ کرنے والا گروہ دیکھنا ہو۔ تو وہ ان لوگوں پر نظر ڈالیں۔ جو ابتداء احمدیت سے ۱۳ بلکہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء تک اپنی تحریر و تقریر میں بانی سلسلہ احمدیہ کو نبی۔ رسول اور نجات دہندہ لکھتے اور کہتے رہے ہیں۔ ہاں وہ خلافت ثانیہ کے روز اول تک بھی "پیغام صلح" میں خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ اعلان" کرتے تھے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول مانتے ہیں لیکن لبعد ازاں اب حضور کو نبی ماننے والے کو غیروں کی خوشنودی کے لئے دجال تک کہدیتے ہیں ایک وقت تھا۔ کہ یہی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لکھنا فرض جانتے تھے۔ مگر اب ہوتے ہوتے "مرزا صاحب مغفور" تک بات آپہنچی ہے ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ اگر آپ تقیہ پر عمل پیرا گروہ دیکھنا چاہیں تو انہیں دیکھو۔ جو "العقیدہ فی الاسلام" کے پہلے ایڈیشن میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں کو "فاسق" لکھتے ہیں مگر کچھ لوگوں کی چہ میگوئیوں پر اس لفظ کو ہی خارج کر دیتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ تقیہ وہ لوگ کرتے ہیں جنکی کانفرنسوں میں یہ سوال اٹھایا جاتا ہے۔ کہ "ہمیں احمدی نہیں کہلانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے لوگ بدکتے ہیں" اور پھر جو اخبارات میں اعلانات کی خاطر سلسلہ سے بیزار اور بقول خود "جاہلیت کی موت مرنے والوں" کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ عوام کو خوش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح احکام اور خدا کے "قطعی حرام" کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نمازوں میں اقتداء کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر وقت پڑنے پر "بلطائف الحیل" گریز کر جاتے ہیں مکرم ڈاکٹر صاحب یہ لمبی داستان ہے۔ آپ کے لئے شیش محل میں بیٹھ کر سنگباری دانشمندی سے بعید ہے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ آپ اسے پھر "جہاں اور قادیانیت" کی تباہی کے لئے "غالی" وغیرہ الفاظ ایجاد کرنے یا پھر غیروں سے چندہ لینے کے لئے وقت پر سلطان ترکی کو خلیفہ قرار دینے یا تمام فرقوں کے فتاویٰ تکفیر کو رنگ دیکر اپنی "خیر خواہی" کا راگ الاپنے پر ہی کفایت کریں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی تقیہ بازی اپنوں اور بیگانوں سب پر ظاہر ہو رہا ہے۔ سلسلہ عالیہ کے دشمنوں کو آپ کے فریق پر خاص امیدیں ہیں۔ اور وہ اس تو وہ رنگ کو

ڈھلکتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کا بدترین معاند مکذب امرتسری لکھتا ہے:۔

"امت مرزائیہ کی قادیانی پارٹی جو کہتی ہے صاف صاف کہتی ہے۔ مگر لاہوری پارٹی اپنا ما فی الضمیر ہمیشہ گول مول الفاظ میں بتایا کرتی ہے۔" (اہلحدیث ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۲ء)

ممکن ہے آپ اس شہادت پر پکار اٹھیں۔ کہ یہ تو ایک دشمن سلسلہ کی گواہی ہے اس لئے میں آپ کے گھر کی گواہی بھی پیش کئے دیتا ہوں۔ آپ کے ڈاکٹر اللہ بخش صاحب میڈیکل آفیسر لکھتے ہیں:۔

(۱) کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مجدد وقت کے مجاہدین کی جماعت میں نمایاں ترقی نہیں ہوتی۔ تاکہ وہ غرض جس کے لئے آپ نے جماعت بنائی تھی۔ جلد از جلد پوری ہوتی۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے قادیانی بھائیوں کی افراط (قلم درکف دشمن) کے بالمقابل ایک حد تک تفریط کا پہلو اختیار کر لیا ہے"

(پیغام صلح ۱۱؍ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(۲) بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ کسی فرقہ کا نام لینا بڑی تنگدلی ہے۔ ہم کیوں ایک فرقہ کی طرف منسوب ہوں۔ یا اسکی طرف لوگوں کو بلائیں۔ ایک دوسری قسم کا طبقہ ہے۔ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا یا جماعت احمدیہ کا نام لینا بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ کام تو ہمارا اسلام کو پھیلانا ہے اور اس میں سب مسلمان شامل ہونے کو تیار ہیں۔ جب ہم حضرت مسیح موعود یا جماعت احمدیہ کا نام لیتے ہیں۔ تو لوگ متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں"۔ (حوالہ مذکور)

امید ہے۔ سطور ما فوق میں جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تقیہ ۔۔۔ بآسانی معلوم کر لیں گے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی اسے جانتے ہیں۔ بلکہ مشہور قصہ کے مطابق اپنے عیب کو چھپانے کے لئے دوسروں کو بدصورت اور لمبے ناک والے قرار دے رہے ہیں بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ

## لوگوں کی نفرت اور عقائد

ڈاکٹر صاحب اور ان کے بعض رفقاء کا نقطۂ نظر یہ ہے۔ کہ عقائد وہ اختیار کرنے چاہئیں جنہیں لوگ پسند کریں۔ گویا ہوا کے رخ پر چلنا چاہیئے۔ اسی خیال کے ماتحت وہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی چھوڑ رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ لکھتے ہیں:۔

"عرصہ سے جناب میاں صاحب اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ ان کا عقیدہ تکفیر غیر احمدی مسلمانوں میں ان کے خلاف جذبۂ نفرت و بیزاری پیدا کر دیتا ہے"

ظاہر ہے۔ کہ عقیدہ تکفیر کی بناء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور مسیحیت پر ہے۔ اور غیر احمدی بھی جس مسیح موعود کے منتظر ہیں۔ ان کے منکر کو مومن نہیں مانتے۔ اس لئے اس مسئلہ کا سمجھنا بالکل آسان ہے تاہم غیر احمدیوں کا ان عقائد سے اپنی غلط فہمی کے ماتحت نفرت کرنا نفس صداقت میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا۔ سنئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا" (براہین پنجم ص۵۵)

جناب ڈاکٹر صاحب! اگر لوگوں کی نفرت سے عقیدہ باطل ہو جاتا ہے۔ تو پھر دنیا میں کوئی بھی عقیدہ درست نہیں ہو سکتا مسئلہ توحید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یومنون بالآخرۃ (زمر ع۵)

دیکھئے۔ آپ کے ہم خیال لوگوں کا "پیغام صلح" کیا کہتا ہے:۔

"خدا نے جو مجدد بھیجا اس نے عبث کام نہیں کیا۔ اس کا نام لینے سے اگر کوئی شخص بد کہتا ہے تو بد کہنے دو۔ لیکن خدا کے بھیجے ہوئے مامور کو دنیا میں پیش کرو" (۱۱؍ دسمبر ۱۹۳۱ء)

## ہمارے عقائد اور ہماری تبلیغ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانان ہند کے سیاسی حقوق اور حقوق کے مطالبہ میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہر فرقہ کے لوگ اپنے اپنے عقائد رکھتے ہوئے امور مشترکہ میں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ کیونکہ دشمن شیعہ، سنی اور احمدی کو سیاسی لحاظ سے ایک ہی مقام پر سمجھتا ہے۔ اور فی الواقع ایک ہی مقام پر ہیں بھی۔ اس تجویز کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ تمام سیاسی مجالس، زعماء اور خیر خواہان وطن مسلمانو نے اس پر عمل پیرا ہونے کو ضروری قرار دیا ہے۔ بلکہ "پیغام صلح" کے اسی پرچہ میں جس میں ڈاکٹر صاحب اس پر استہزاء کر رہے ہیں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اس کی تائید میں مضمون لکھتے ہیں۔ اگر غور کریں۔ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے لئے اس میں ایک سبق ہے۔ بہر کیف ہماری ناکامی کو آپ نے اس طرح درج کیا ہے۔

"جناب میاں صاحب اپنے عقائد کے پھیلانے میں سخت ناکام ہوئے ہیں"۔

میں باور نہیں کر سکتا۔ یہ فقرہ ڈاکٹر صاحب نے عمداً لکھا ہے بلکہ یہ سبقت قلم ہے ورنہ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ آج تک سترہ سال میں خلافت ثانیہ کو خدا کے فضل سے جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ان کا عشر عشیر بھی انہیں حاصل نہیں۔ سترہ سال میں اہل پیغام کے ساتھ اتنے آدمی بھی شامل نہیں ہوئے جتنے ایک سال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں

"ہماری جماعت میں جو وسعت خیالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کہیں ملیگی ہی نہیں"۔ (۲۳؍ فروری ۱۹۳۲ء)

اس غیر معمولی وسعت خیالی کے باوجود حالت یہ ہے۔ کہ:۔

(۱) "انجمن کو آئے دن اپنے کاموں میں تخفیف کا پہلو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمارا قدم آگے بڑھے مجبوراً ہمیں پیچھے ہٹنا پڑتا ہے"۔ (پیغام صلح ۲۶؍ نومبر ۱۹۳۱ء)

(۲) "ہم نے آج یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنی ذات منوانے نہیں آئے تھے۔ چونکہ خدمت دین آپ کا اصل مقصد اس لئے کوئی ضرورت نہیں۔ کہ آپ کی ذات کو منوانے کی ... کی جائے۔ اس تفریط کے پہلو نے جماعت احمدیہ کی ترقی میں روک ڈالدی" (۱۱؍ دسمبر ۱۹۳۱ء)

پیغامی دوستو! اپنی حالت کو دیکھو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ... کی شاندار ترقیات کو دیکھو۔ تو تمہیں خدا کی زبردست قدرت ... آئے۔ جماعت کی ترقی۔ نظام کی مضبوطی۔ اشاعت اسلام کے کارہائے نمایاں ایک طرف ہیں۔ اور سیاسی میدان ... تدبر و حکمت دوسری طرف۔ تمہارے شور و واویلا کے باوجود ... ناپاک پروپیگنڈا کے باوجود اور تمہاری ساری مخالفتوں کے ... اللہ تعالیٰ نے آپ کو جلد جلد بڑھایا۔ اور اپنے کارناموں ... باعث رہتی دنیا تک آسمان روحانیت میں روشن ترین ستارہ ... تم اپنی عداوت سے مجبور ہو کر اسے ناکام کہو۔ تو علیحدہ بات ... تم خوب جانتے ہو۔ کہ یہ وہ چٹان ہے۔ جسے زمانہ کے حوادث ... سکے۔ اور تم بھی طوعاً و کرہاً اس کے اختیار کردہ طریقوں ... پر مجبور ہو رہے ہو۔ پس خدا نے اسے کامیابی کے لئے ہی ... کیا ہے۔ کیا تم ان حیلوں سے تقدیر کے نوشتوں کو بدل سکتے ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت

چلتے چلتے ڈاکٹر صاحب نے حضور علیہ السلام کے دعویٰ ... بھی ازالہ اوہام، حمامۃ البشریٰ، اور حقیقۃ الوحی کا ایک ایسا حوالہ ... منتشر پیش کیا ہے۔ اور ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے متعدد کتب میں نبوت کی تشریحات نہیں کیں۔ بلکہ محض ... کیا ہے۔ پھر آپ حقیقۃ الوحی کے ایک حوالہ کی ذرا تشریح ... ہیں۔ چونکہ اس مسئلہ پر بہت لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے میں ڈاکٹر صاحب کی تشریح کو نقل کر کے جواب لکھتا ہوں۔ آ... الفاظ یہ ہیں:۔

"ظاہر ہے۔ کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ جو اہلسنت کے نز... ہے اس کے مدعی کو مدعی نبوت نہیں کہا جا سکتا۔ اسی لئے ... فرما رہے ہیں۔ کہ جس چیز کا نام مجازی طور پر نبوت میں نے ... وہ محض کثرت مکالمہ مخاطبہ ہے اور یہ تمہارے نزدیک بھی ... اور جسکو اکابر اہلسنت دعویٰ نبوت کہتے ہیں۔ اس کے مدعی ... ہے" (۱۵؍ فروری)

گویا ایک نبوت کے مدعی پر لعنت ہے۔ اور ایک قسم ... دعویٰ ہے۔ اب عقلاء غور کریں۔ کہ یہ دعویٰ نبوت کی تشریح ہے یا ... ہے؟ ہاں ڈاکٹر صاحب کی عبارت میں یہ مغالطہ دیا گیا ہے ... اقدس کو عام کثرت مکالمہ مخاطبہ کا دعویٰ تھا۔ اور عام کثرت ...

آپ کے علاوہ دوسرے اولیاء میں بھی پائی جاتی ہے ۔ اسی کو آپ نے نبوت قرار دیا ہے ۔ اور یہ بات سراسر باطل ہے ۔ کیونکہ حضرت تحریر فرماتے ہیں :-

" اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا ۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی "۔ ( حقیقۃ الوحی ط ۳۹۱ )

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ بیشک غیر تشریعی نبوت کا ہے ۔ مگر مطلقاً انکار نہیں ۔ اور یہ غیر تشریعی نبوت تیرہ سو برس میں امت محمدیہ میں سے صرف آپ کو ملی ہے حضرت اقدس نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے ۔

" اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں ۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا ۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو " ( تجلیات الٰہیہ ص ۲۵ )

اور اسی غیر تشریعی نبوت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاری بیان فرمایا ہے ۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی لکھا ہے " وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے بعد غیر تشریعی نبوت کو جاری سمجھتے ہیں " ( پیغام ۳ / دسمبر ۱۹۳۱ء )

اندریں صورت بالکل واضح ہے کہ جس نبوت کا انکار ہے وہ تشریعی نبوت ہے ۔ اور جس کا اقرار ہے وہ غیر تشریعی نبوت ہے ۔ اس میں نہ اعتراض ہے ۔ نہ ابہام ۔ اور یہی منہاج نبوت ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ جس دعویٰ کا حکم دے ۔ اسے ہی اختیار کریں ۔ کمی بیشی نہ کریں ( وما ینطق عن الھویٰ )

## خلاصہ کلام

اخیر پر ڈاکٹر صاحب نے بے جا استہزاء اور بے محل نیش زنی سے کام لیکر بعض فقرات لکھے ہیں ۔ جن کا مضمون سے کوئی تعلق نہیں اس لئے انہیں نظر انداز کر کے ہم اب صرف یہ بتا دیتے ہیں ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد میں عملی تبلیغ ہے تقیہ نہیں ۔ عقائد میں تبدیلی نہیں سچائی سے انحراف نہیں لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا اعتراض غلط ہے ۔ ہاں بات کو معقول رنگ اور نرمی سے پیش کرنے کی ہدایت ہے جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی فرمایا ہے ۔ " غرض ہندو ہو انگریز ہو ۔ یہودی ہو ۔ ایک تبلیغی جماعت کا یہ فرض ہے ۔ کہ وہ ان سب سے نرمی کا سلوک کرے ۔ " ( پیغام صلح ۲۳ / فروری ۱۹۳۲ء )

امید ہے ۔ اخبار " پیغام صلح " اہل قادیان کے مسلک پر اعتراض کرنے سے پہلے غور و تدبر اور دانشمندی سے کام لیا کریگا ۔

( خاکسار اللہ دتا جالندھری )

# تبلیغی رپورٹ ضلع امرتسر

## بابت ماہ مارچ ۱۹۳۲ء

ضلع امرتسر کی تبلیغی رپورٹ شائع کرتے ہوئے جناب مہتممان تبلیغ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی ماہواری رپورٹ بھیج دیا کریں ( ناظر دعوت و تبلیغ قادیان )

**تحصیل اجنالہ** ۔ چودھری غلام محمد صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل اجنالہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں :-

جماعت کرتیال کے ۳ وفود جستروال گئے ۔ دو وفد ادھیاں گئے فتح گڑھ سے ایک مولوی صاحب وہاں آئے ۔ گاؤں والوں نے مجھے بلایا ۔ پبلک کی خواہش پر " وفات مسیح علیہ السلام " پر مناظرہ ہوا ۔ میں نے قرآن کریم سے دس آیات وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کیں ۔ مولوی صاحب کوئی جواب نہ دے سکے ۔ چودھری حسن محمد صاحب نمبردار بہت جوش سے تبلیغ احمدیت میں حصہ لینے اور انصار اللہ میں روح عمل پیدا کرنے میں مصروف ہیں ۔

ماناں والہ کے چودھری مومن خان صاحب سکرٹری تبلیغ کی سرکردگی میں انصار اللہ نے مندرجہ ذیل دیہات کے دورے کئے ۔ اودھیاں ۔ کوٹلی سقہ معبلر کھبالہ ۔ جماعت اجنالہ کے میاں عبد اللہ جان صاحب وکیل بہت سا وقت تبلیغ کے لئے نکالتے ہیں ۔ چودھری رحمت علی خان صاحب سیکرٹری تبلیغ مضافات میں دورے کرتے ہیں ۔ حکیم فضل الرحمان صاحب ایک پر جوش انصار اللہ ہیں ۔ محلانوالہ کی جماعت نے انہیں بلا کر غیر احمدی مولویوں سے مناظرہ کرایا ۔ جماعت دودھوال کے انصار اللہ میں ایک کا اضافہ ہوا ۔ تین جلسے ہوئے دس گاؤں میں بذریعہ وفود تبلیغ کی گئی ۔ جیساری کے انصار اللہ نے اچھوتوں اور نومسلموں میں خاص طور پر تبلیغ کی ۔ متہ پنگہ کے احباب نے ۴۲ غیر احمدیوں میں انفرادی طور پر تبلیغ سلسلہ کی ۔ بلہڑوال کے انصار اللہ نے ۴ دیہات کے دورے کئے ۔ گلانوالی کے دو دوست مل کر اور تبلیغی جھنڈا ہاتھ میں لے کر دیہات میں گشت کرتے رہے ۔ محلانوالہ میں تین مناظرے ہوئے ۔ چودھری اللہ داد خان صاحب نمبردار نے تبلیغ میں بہت حصہ لیا ۔

**تحصیل امرتسر** ۔ چودھری محمد طفیل صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں :- جماعت بھوئی وڈالہ میں ایک انصار اللہ کا اضافہ ہوا مندرجہ ذیل دیہات میں تبلیغ کی گئی ۔ مجیٹھہ ۔ وڈالہ ۔ بھوماں ۔ حمزہ اس جماعت نے سابقہ ماہ کی طرح ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع کیا اور مقامی میلے پر اشتہارات تقسیم کئے گئے ۔ بھڈیار میں تعداد انصار اللہ میں دو کا اضافہ ہوا ۔ پانچ وفد تبلیغ کے لئے گئے ۔ حمزہ کے انصار اللہ نے علاوہ مقامی تبلیغ کے ۳ گاؤں میں پھر کر تبلیغ کی ٹرپئی کے غیر احمدی معززین کو مطالعہ کے لئے کتب سلسلہ دی گئیں ۔ اور دو تبلیغی لیکچر دیئے گئے ۔ بھوسے وال میں منشی نبی بخش صاحب نے دو مولوی صاحبان سے تبادلہ خیالات کیا ۔ پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا مطالعہ کے لئے اخبار الفضل دیا جاتا ہے ۔ بابا بکالہ کے صرف دو انصار اللہ ہیں ۔ سات گاؤں میں تبلیغ کی گئی

امرتسر شہر ۔ ۴ جلسے انصار اللہ کے ہوئے ۔ مختلف مضامین پر نوٹس لکھوائے گئے ۔ ۳ وفود ۱۲ ۔ ۱۶ انصار اللہ کے دیہات میں گئے ۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ۔ ایک عیسائی خاندان کو قادیان بھجوایا گیا ۔ تین احمدی ہوئے جن میں سے ایک مولوی صاحب ہیں جو پہلے اشد مخالف تھے ۔ انصار اللہ کے جلسہ میں طے ہوا ۔ کہ ہر مہینے تبلیغی اشتہارات شائع کئے جائیں ۔

**تحصیل ترنتارن** ۔ عبد المجید خان صاحب انسپکٹر تبلیغ لکھتے ہیں :-

ویروال کے احمدی سالانہ جلسہ کرنا چاہتے ہیں جو انشاء اللہ فصل کی کٹائی کے بعد ہوگا ۔ جس پر مناظرہ کا بھی امکان ہے تبلیغی ٹریکٹ بانٹے گئے ۔ کوٹ محمد خان میں میاں نور محمد صاحب اپنی دکان پر بھی تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور ارد گرد کے دیہات میں بھی چکر لگاتے ہیں ترنتارن ۔ ریلوے سٹیشن اور شہر میں تبلیغ کی گئی ۔ بھسہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب نے ایک غیر احمدی ملاں سے صداقت مسیح موعود پر تبادلہ خیالات کیا ۔ میاں ونڈ میں حکیم خورشید احمد صاحب نے انصار اللہ کی معیت میں ۹ دیہات میں تبلیغی دورہ کیا ۔ وہ لکھتے ہیں ۔ کہ بہت سی سعید روحیں محسوس کرتی ہیں ۔ کہ احمدی ان کے پاس جائیں ۔ اور ان کی روحانی پیاس بجھائیں ۔ انصار اللہ کے دو جلسے ہوئے

خاکسار ( سید ) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ ضلع امرتسر

# کشمیر کمیٹی اور اسیران سیاسی

پچھلے دنوں ہم نے کشمیر کی موجودہ صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جب تک شیخ محمد عبد اللہ اور دیگر اسیران سیاسی رہا نہ کئے جائیں گے کشمیر کی فضا مسلمانوں کے مطالبات کی تکمیل کے لئے سازگار نہیں ہو سکتی اسی سلسلے میں ہم نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے بھی پر زور درخواست کی تھی کہ وہ اس معاملہ پر خاص توجہ مبذول کرے ۔ ہمیں کشمیر کمیٹی کی قابل تحسین خدمات کا تہ دل سے اعتراف ہے اس کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت اور مظلومین کی مالی اور قانونی امداد میں جس حیرت انگیز سرگرمی عمل اور روح ایثار کا ثبوت دیا ہے ۔ وہ محتاج بیان نہیں ۔ اور مسلمانوں کو تہ دل سے اس کی شکر گزاری

نظارتوں کے اعلانات

# دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا ثبوت

جن اصحاب نے ماہ مارچ اور اپریل ۱۹۳۲ء میں اپنی آمد اور جائداد کی وصیتیں کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عہد کے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(۱) شبیر محمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب بلاچور ہوشیارپور
(۲) میرو صاحبہ زوجہ خواجہ خان صاحب کالا گوجراں "
(۳) میاں مہنگا ولد راجہ صاحب قلعہ گلانوالی گورداسپور
(۴) منشی کرم علی صاحب ولد حکیم کرم الٰہی صاحب قادیان
(۵) مسماۃ عزیزۃ الرحمن صاحبہ زوجہ قاضی عبد الرحمن صاحب قادیان
(۶) مسماۃ حسن بی بی صاحبہ زوجہ قاضی چراغ دین صاحب "
(۷) چوہدری مظفر الدین صاحب ولد چوہدری احسن اللہ خان صاحب بیرم پور پٹیرہ
(۸) شیخ احمد علی صاحب ولد شیخ اصغر علی صاحب امین آباد ضلع گوجرانوالہ
(۹) چوہدری عبد اللہ خان صاحب ولد شرف الدین صاحب کھاریاں گجرات
(۱۰) مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ حافظ عبد السلام صاحب "
(۱۱) نعمت بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر سعد الدین صاحب "
(۱۲) لطیفن زوجہ سید علی احمد صاحب قادیان
(۱۳) طالع بی بی صاحبہ زوجہ میاں چراغ دین صاحب سما الاخطائی ضلع شیخوپورہ
(۱۴) منشی عبد الرحمن صاحب ولد منشی نور محمد صاحب ہرسیاں ضلع گورداسپور
(۱۵) غلام محمد صاحب ولد چوہدری نظام الدین صاحب قادیان
(۱۶) چراغ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم عطار محمد صاحب "
(۱۷) امۃ اللہ بنت مستری دین محمد صاحب "
(۱۸) آمنہ بیگم اختر زوجہ محمد یعقوب صاحب گکھڑ
(۱۹) محمد رفیق ولد کرم الٰہی صاحب کلاس والہ سیالکوٹ
(۲۰) حکیم عبد الغنی صاحب ولد میاں غلام صاحب قادیان
(۲۱) محمد حسین صاحب ولد نبی بخش صاحب ڈسکہ کلاں سیالکوٹ
(۲۲) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ شیخ زین العابدین صاحب تہہ غلام نبی گورداسپور
(۲۳) زین العابدین صاحب ولد شیخ فتح محمد صاحب "
(۲۴) محمدی بیگم زوجہ فضل محمد خان صاحب شملہ
(۲۵) چراغ الدین صاحب ولد چوہدری جلال الدین صاحب بیگم پور ضلع ہوشیارپور
(۲۶) محمد عنایت اللہ ولد شیخ غلام محمد صاحب انبالہ
(۲۷) کرم بی بی زوجہ بابو عمر حیات صاحب سیالکوٹ
(۲۸) فضل الدین ولد محمد بوٹا چوہڑوال ریاست کپورتھلہ
(۲۹) فضل بی بی زوجہ مستری امین اللہ صاحب قادیان
(۳۰) دختر سلطان بیگم صاحبہ دہلی
(۳۱) خیر الدین ولد چوہدری رکن الدین صاحب چک نمبر ۲۸ ضلع لائل پور
(۳۲) نقیر احمد ولد غلام سرور صاحب گوروالہ ملیاں گورداسپور
(۳۳) اقبال بیگم زوجہ محمد رفیق صاحب چک ۲۹۱ لائل پور
(۳۴) فاطمہ بیگم زوجہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی قادیان
(۳۵) عبد اللہ ولد الٰہی بخش صاحب انبالہ
(۳۶) احمد بی بی زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب "
(۳۷) اللہ رکھی بنت گلاب خان صاحب خان فتح نواں ضلع گورداسپور
(۳۸) عبد الغنی ولد چوہدری الہ دین صاحب ادجلہ "
(۳۹) منشی غلام محمد عید صاحب ولد میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں گوجرانوالہ
(۴۰) کرم بی بی بیوہ شیخ الٰہی بخش صاحب انبالہ شہر
(۴۱) سردار بیگم زوجہ عبد المجید صاحب قادیان
(۴۲) ایم۔ بی فخر الدین صاحب کوڑالی مالابار
(۴۳) زینب بی بی صاحبہ زوجہ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں گجرات

ان کے علاوہ بھی اس عرصہ میں بعض اصحاب نے وصیتیں کی ہیں۔ جو برائے تکمیل ان کی خدمت میں واپس کی گئی ہیں۔ ان کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

---

## ویرووال ضلع امرتسر میں جلسہ

۱۴ و ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء بروز ہفتہ ویرووال ضلع امرتسر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں اور انصار اللہ شامل ہو کر اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی پر زور جد و جہد کریں۔ اور غیر احمدی احباب کو کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں شامل کرنے کی غرض سے لائیں۔ مرکز سلسلہ سے بھی انشاء اللہ دو مبلغ بھجوائے جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

---

## ملتان میں جلسہ

بابو عبد الواحد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۲ء کو جماعت احمدیہ ملتان نے تبلیغی جلسہ کیا۔ جلسہ کے صدر مولوی عبد الاحد صاحب تھے۔ بذریعہ منادی اعلان جلسہ کیا گیا۔ سامعین کثرت سے شامل ہوئے۔ سب سے پہلے صدر نے صداقت اسلام پر تقریر کی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے تقریباً ½ گھنٹہ گورو نانک صاحب علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر نہایت مؤثر طریق سے لیکچر دیا۔ پبلک نے لیکچر بہت پسند کیا۔ بالخصوص مسلمان سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

---

# گلینسی رپورٹ اور ریاست کشمیر

چوہدری غلام عباس صاحب نے جنہیں ریاست نے مسلمانان علاقہ جموں کے نمائندہ کے طور پر گلینسی کمیشن کا ممبر منتخب کیا گلینسی رپورٹ کے شائع ہو جانے اور اس کی منظوری کا اعلان مہاراجہ بہادر کی طرف سے ہو جانے کے باوجود ریاست کی سابقہ مسلم آزار حکمت عملی میں تا حال کوئی تغیر نہ ہونے کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کرایا ہے۔

گلینسی رپورٹ نے یہ امر پورے طور پر واضح کر دیا کہ مسلمانان ریاست سے فی الواقع وحشیانہ سلوک روا رکھا جا[تا] اور ریاست کے متعصب اور جابر حکام نے ان کو ابتدا[ئی] حقوق انسانی سے بھی محروم کر رکھا ہے۔ رپورٹ شائع ہو[نے] اس پر مہاراجہ بہادر کے احکام بھی صادر ہو گئے۔ اور [...] چند مسلمانوں کے بعض اہم ترین مطالبات ابھی تک محتاج [...] ہیں۔ جن کے متعلق کمیشن کے مسلمان ممبر اپنا اختلافی نوٹ [لکھ] کر چکے ہیں۔ تاہم توقع تھی کہ مسلمانان ریاست کے مصائب کا [خاتمہ] ہو جائیگا۔ اور ان کے ساتھ مساویانہ سلوک روا رکھا جا[ئیگا] لیکن ان دنوں جو واقعات یکے بعد دیگرے رونما ہو[ئے] وہ اس امر کا زبردست احتمال پیدا کر رہے ہیں۔ کہ جو کچھ [ہوا] ہے وہ محض کاغذی کارروائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ [حکام] کی پالیسی بالکل وہی ہے۔ جو آج سے پیشتر تھی۔ کوئی عملی [تغیر] حکام ریاست میں پیدا نہیں ہوا۔ مثلاً سر ظفر علی سابق و[زیر] نے مسلمانوں کے مفاد کے لئے جو چند احکام صادر فرما[ئے] وہ کسی منظم پالیسی کے ماتحت منسوخ ہو رہے ہیں۔

### مسلم آزار افسروں کی سرپرستی

اول:۔ مسلمان اسسٹنٹ سرجنوں کو تخفیف سے مستثنیٰ [کرنا] ضروری ہے چنانچہ اسی بارے میں مرزا سر ظفر علی [صاحب] صاحب بہادر سے ایک مسلمان کے متعلق حکم بھی حاصل کر لیا [گیا] اس کے باوجود ان مسلمان ڈاکٹروں کے متعلق محکمہ متعلقہ [نے] تخفیف کے احکام صادر کر دئے ہیں۔

دوم:۔ سر ظفر علی نے رام لال سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈ[ائریکٹر] میڈیکل سروس کو اس لئے محکمہ سے تبدیل کیا تھا کہ [اس کی] پالیسی انتہائی درجہ کی مسلم کش تھی۔ لیکن مرزا صاحب [کے مستعفی ہونے] کے معاً بعد اس کے تبادلے کے احکام منسوخ کر دیئے [گئے]

سوم:۔ سر ظفر علی نے ایک منشی فاضل مسلم معلم کو [...] اور اسے خاص طور پر جموں گرلز ہائی سکول میں مقرر کر[دیا]

لیکن اب پھر اسے گھر بار چھوڑ کر سری نگر جانے یا ترقی سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

چہارم:- پرس رام بھابڑا ٹاؤن انسپکٹر کو جو ایک مشہور مسلم آزار افسر ہے انسپکٹر مدارس کی تجویز کے مطابق جموں سے تبدیل کیا گیا تھا۔ تاکہ مسلم مفاد اس کے دست تطاول سے محفوظ رہ سکے۔ لیکن مرزا صاحب کے جانے کے بعد اسے پھر سابقہ عہدہ پر بحال کر دیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے آتے ہی مسلم مصنفین کی کتب جو سر ظفر علی نے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو محسوس کرتے ہوئے ٹیکسٹ بک کے طور پر منظور فرمائی تھیں حکماً بند کر دیں۔ اس بارے میں سر ظفر علی کے احکام کا صوبہ کشمیر میں بھی یہی حشر ہو رہا ہے۔

پنجم:- مسلمانان ریاست نے مشیر مال کے عہدہ کے متعلق بارہا مطالبہ کیا کہ مسلم زمینداروں کے مفاد کے تحفظ کی غرض سے کسی قابل اور ہمدرد مسلم وزیر کو مقرر کیا جائے۔ اور کم از کم ٹھاکر کرتار سنگھ کو جو آئے دن مسلمانوں پر مظالم توڑنے کا عادی رہا ہے۔ اور جیسے مسٹر مڈلٹن نے اپنی رپورٹ میں جامع مسجد پر گولی چلانے کے وجوہ کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ اور اس کی بدانتظامی پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اس عہدہ پر قطعاً مقرر نہ کیا جائے لیکن وہی ہو کر رہا۔ جس سے مسلمان اس قدر ہراساں ہیں اور کرتار سنگھ مشیر مال مقرر کر دیئے گئے۔

## مسلمان تشدد سے مرعوب نہ ہونگے

چونکہ طاقت ریاست کے حکام کے ہاتھوں میں ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں مسلمانان کشمیر کو کچل ڈالیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ آئے دن ان پر طرح طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اور تشدد سے ان کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ان حکام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی جائز تحریک تشدد سے ہرگز نہیں دب سکتی۔ تشدد کے نتائج ہمیشہ مہلک ہوئے ہیں اگر مہاراجہ بہادر اپنی مسلم رعایا کو حقیقی معنوں میں اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی جملہ شکایات کا تدارک کیا جائے۔ اور یہ نہ ہو کہ اس وقت تک قطعاً ناممکن ہے جب تک ان کی حکومت کی بنیاد عامۃ الناس کی بہبود و آسائش پر نہ رکھی جائیگی۔ اس کا قیام حقیقی معنوں میں امید موہوم ہے۔ قیام امن کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جاری کردہ اصلاحات کے سلسلہ میں حکومت رعایا کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرے نہ یہ کہ حکام ریاست دیدہ دانستہ اشتعال انگیز حرکتوں کے مرتکب ہوں۔

## مسٹر کالون توجہ فرمائیں

یہ قدرتی امر ہے۔ کہ جب انسان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ تو وہ مخلصی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے پس مسلمانوں کی مظلومیت کی تاثیر سے حکومت کشمیر کے مظالم میں ایک اہم تبدیلی رونما ہوئی۔ یعنی مسٹر کالون وزیر اعظم کے عہدہ پر مقرر ہوئے مسلمانوں کو یہ امیدیں ہیں۔ کہ صاحب موصوف اپنی بیدار مغزی اور منصف مزاجی سے کام لے کر ان کے مصائب کا خاتمہ کر دیں گے۔ گو اس وقت تک مسلمانوں کی امیدیں عملی صورت نہیں اختیار کر سکیں۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ مسٹر کالون ابھی واقعات کا صحیح مطالعہ کر رہے ہونگے خدا کرے کہ وہ کسی ٹھیک نتیجہ پر پہنچیں۔ ورنہ اگر خدانخواستہ مسلمانوں کو ان سے بھی مایوسی ہوئی۔ تو نہ صرف مسلمانوں کے لئے عرصہ حیات تنگ ہو جائیگا۔ بلکہ ریاست کو بھی بیش از بیش مصائب کا

## لاہور کے مسلم اخبارات اور ہوم ممبر کشمیر

بے حد قلق کے ساتھ یہ اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ لاہور کے وہی مسلم اخبارات جنہوں نے ہر آڑے وقت میں مسلمانان کشمیر کی دستگیری کر کے اپنے عدیم النظیر ایثار کا ثبوت دیا۔ اور جو تحریک کشمیر میں مسلمانوں کے زبردست آرگن سمجھے جاتے ہیں نہ معلوم کس مصلحت سے خان بہادر ماسٹر عبدالقیوم ہوم ممبر کشمیر کی روز افزوں ملت کشی قوم فروشی پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ وہی اخبار جو کشمیر کی طاغوتی طاقت کی دھجیاں بکھیرنے میں پیش پیش رہے ہوں۔ آج خان بہادر جیسے شخص کے معاملہ میں چپ سادھ لیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ خان بہادر مذکور کے اہل لاہور سے گہرے تعلقات ہیں۔ جن کی بناء پر انہیں مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ خان بہادر کے خلاف ایک حرف بھی صفحۂ قرطاس پر نہ لائیں۔ لیکن کیا یہ مجبوری کی خاموشی خان بہادر کو شہ دینے کے مترادف نہیں ایسے چھوٹے واقعات تو ہر روز ہوتے رہتے ہیں جن سے مسلم حقوق کی پامالی پائی جاتی ہے۔ لیکن پرس رام بھابڑہ جیسے شخص کی اپنے قدیم عہدہ ٹاؤن انسپکٹر پر بحالی اور ان تین مسلم ڈاکٹروں کی برطرفی کا معاملہ جن میں سے ایک کو بھی مرزا سر ظفر علی نے تخفیف کی نذر نہ ہونے دیا تھا اور مرزا صاحب موصوف کی یہی ہمت مردانہ ان کے مستعفی ہونے کا باعث ہوئی جبکہ ریاست بھر میں دو یا تین مسلمان ڈاکٹر ادویہ گے سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ہنود نوازی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ کیا یہ چند باتیں جو مشتے نمونہ از خروارے تحریر کی گئی ہیں۔ اس امر کی شاہد نہیں۔ کہ خان بہادر مسلمانوں کے حق میں کسی ہندو افسر سے کم نہیں۔ ان حالات میں ان کے متعلق کچھ نہ لکھنا مسلم اخبارات کی شان ہمدردی سے بعید ہے۔

## راجوری کے سکھوں کی چیرہ دستیاں

نہتے اور بے کس مسلمانوں کو جب سے ہندو ملٹری نے بلاوجہ بلیس کر رکھ دیا ہے۔ علاقہ راجوری کے ہندوؤں اور سکھوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت نے مسلمانوں کو ان افسروں کے رحم پر چھوڑ رکھا ہے۔ جن میں سے کوئی راجوری کے ہندوؤں کا عمزاد بھائی ہے تو کوئی سالہ اور کوئی بہنوئی ہے۔ تو کوئی داماد۔ ان گہرے تعلقات کی موجودگی میں مسلمان کسی سے انصاف کی امید رکھیں۔ تو کیسے۔ ابھی تازہ واقعہ ہے۔ کہ سردار سوہن سنگھ اور ہری سنگھ پسران سردار غریب سنگھ ساکن راجوری کے دھان صاف کرنے والے کارخانے میں ایک مسلمان مسمی راج محمد المعروف راجہ قوم گھمراں ساکن موضع دھنی میں کام کر رہا تھا۔ کہ سردار صاحبان بلاوجہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ ہری سنگھ تو بھاگ گیا۔ سوہن سنگھ گرفتار ہو کر سردار تیرتھ سنگھ وزیر ریاسی کے پیش کیا گیا۔ جسے فی الفور ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ سوہن سنگھ بخشی گیا نچند ریٹائرڈ تحصیلدار کا خسر ہے۔ راج محمد بیچارے کی کوئی داد فریاد نہیں۔ مسلمانان راجوری ہندوؤں کی اس قسم کی حرکات اور مقامی حکومت کی اس غیر منصفانہ کارروائی پر سخت بے چین ہو رہے ہیں۔ اور ظن غالب ہے۔ کہ اگر سردار تیرتھ سنگھ کو فی الفور تبدیل نہ کیا گیا۔ اور ہر دو سکھوں کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ بدامنی نہ پیدا ہو جائے۔ اور حکومت کو بہت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

## راجوری میں مسلح سکھوں کے جتھے

ہفتہ عشرہ سے مسلح سکھوں کے جلوس شہر میں نکل رہے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہندو ساتھ ہوتے ہیں کرپانوں کی نمائش اور ست سری اکال۔ اور اسلام مردہ باد کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ مقامی افسر کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ بلکہ حکومت کے کارندے بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں مسلمانوں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ (نامہ نگار)

# وصیتیں

۳۶۲۵ میں عبد الرحمٰن ولد منشی نور محمد صاحب قوم راعی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ ہرسیاں ضلع گورداسپور حال مدرس چک ۱۲۷ رکھ برانچ بہلول پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کیوقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

العبد۔ عبد الرحمٰن ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول چک ۱۲۷ رکھ برانچ بہلول پور ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ سید طفیل شاہ صاحب مدرس چک ۱۲۶ رکھ پہاڑ رنگ۔ گواہ شد۔ محمد عبد العزیز انسپکٹر بیت المال ضلع لائلپور بقلم خود ٭

۳۶۴۳ میں نقیر احمد ولد غلام سرور صاحب قوم قریشی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن گوالہ ملیاں ضلع گورداسپور حال کرم پور ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار مبلغ ۱۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۳ ۳/۳۲

العبد۔ نقیر احمد گوالہ ملیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال وارد ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول کرم پور ڈاکخانہ دار برٹن۔ ضلع شیخوپورہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عبد الغنی احمدی انسپکٹر بیت المال حلقہ شیخوپورہ۔ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام حیدر ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن کرم پورہ ضلع شیخوپورہ ٭

۳۶۴۵ میں فاطمہ بیگم زوجہ عبد الرحمٰن صاحب خاکی قوم راجپوت بھٹی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پیدائشی احمدی عمر ۲۳ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائداد یا رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ۔ زیور قیمتی سات سو روپیہ

العبد۔ فاطمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن خاکی بقلم خود خاوند موصیہ ۷ ۳/۳۲۔ گواہ شد۔ فخر الدین احمدی ملتانی ۷ ۳/۳۲

۳۶۱۷۔ میں مظفر الدین چوہدری ولد ایم احسن اللہ چوہدری قوم برہمن پیشہ تعلقداری عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بیرم پور ڈاکخانہ سلطان پور تحصیل برہمن بڑیہ۔ ضلع ٹپرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میرے والدین بفضل تعالیٰ ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری موجودہ ماہوار آمد مبلغ ۳۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد Muzaffaruddin Chawdhry Qadian Punjab ۲۹ ۱/۳۲

گواہ شد۔ محمد اسماعیل احمدی (کارکن جامعہ احمدیہ) قادیان

گواہ شد (مولوی) شیر علی (صاحب) قادیان ۲۹ ۱/۳۲

۳۶۳۷ میں محمد عنایت اللہ انور ولد شیخ غلام محمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء شہر انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ جو میرے والدین کے پاس امانت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ آمدنی جو بصورت خرچ ہے مبلغ ۱۰ روپیہ ماہوار ہے

العبد بقلم خود شیخ محمد عنایت اللہ انور احمدی مسلم بارک انبالہ شہر گواہ شد۔ شیخ غلام محمد والد موصی ۱۵ ۳/۳۲ گواہ شد۔ عبد الغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر ۱۵ ۳/۳۲

۳۶۴۲ میں خیر الدین ولد چوہدری رکن الدین قوم جٹ چیمہ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۶ء ساکن چک ۳۲ بھڑوتیہ ڈاکخانہ کانیاں جنگہ تحصیل سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا [ہوں]

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد خیر الدین ولد چوہدری رکن الدین قوم جٹ ساکن بھڑوتیہ چک ۳۲ ضلع لائلپور بقلم خود۔ گواہ شد محمد عبد العزیز احمدی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد چوہدری احمد الدین ولد مہر الدین کمبوہ ساکن بھڑوتیہ چک ۳۲ ضلع لائلپور

۳۶۴۶۔ میں عبد اللہ ولد الٰہی بخش قوم شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن شہر انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مبلغ تین ہزار روپیہ میرا کاروبار تجارت میں لگا ہوا ہے۔ اور ایک کارخانہ واقع انبالہ متصل ریلوے سٹیشن اور ایک سفید زمین واقع ریلوے روڈ انبالہ شہر میرے بھائی کے ساتھ مشترکہ ہے جسکی کل قیمت چھ ہزار روپیہ ہے۔ اور میرے حصہ کی قیمت مبلغ ۳ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ تجارت کی آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۸۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد شیخ عبد اللہ بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رحمت اللہ بقلم خود قادیان

گواہ شد۔ عبد الغنی احمدی لاہوری دروازہ، انبالہ شہر

۳۶۴۷۔ میں احمدی بی بی۔ زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب قوم شیخ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن شہر انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی [جائیگی]

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ دو صد روپیہ جس میں نے ... سے وصول کر لیا ہے۔ اور مبلغ آٹھ سو روپیہ نقد کل ایک ہزار ...

# گھر میں رکھنے والی چھ چیزیں جن کا ثانی دوسرا نہیں

## چھ 6

**امرت دھارا (رجسٹرڈ)** لاہور کے مشہور معروف حکیم کوی وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد ہے جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ باقی پانچوں ادویات اسی عجیب لاثانی دوائی کی ملاوٹ سے تیار کی جاتی ہیں۔ لاکھوں ہی استعمال کرنے والوں میں سے ۳۶ ہزار لکھ کر بھیج چکے ہیں کہ امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں ہمیشہ موجود رہنی چاہیے! یہ ایک ہی دوائی کھانے اور لگانے سے تقریباً کل امراض یا حادثات کا قطعی علاج ہے ہر قسم کی اندرونی و بیرونی درد، نزلہ، کھانسی، زکام، دمہ، بخار، ہیضہ، پیچش، قولنج، چوٹ زخم، پھوڑا پھنسی، سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ کا ڈنگ کوئی بیماری نہیں جو یہ دور نہ کرے ایک بار آزماؤ ہمیشہ کے واسطے آپ بھی مداح بن جاؤ۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ایک شیشی اکبر پیرہ چار آنہ (۴ر) نمونہ

**امرت دھارا مرہم (رجسٹرڈ)** بہت سی اول جلدی امراض کے واسطے مفید ادویات کو ملا کر بنائی گئی ہے۔ یہ مشہور و معروف دوائی امرت دھارا کے ساتھ ملا کر تیار کی گئی ہے۔ امرت دھارا مرہم میں کوئی حیوانی چربی شامل نہیں ہے۔ امرت دھارا مرہم تقریباً جلدی امراض کے واسطے بے نظیر ہے۔ تمام قسم کی چوٹ رگڑ، پھوڑے پھنسیاں، خارش، داد، چنبل، بواسیر، پھٹے ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، سوزش، جلدی ٹوٹنے، مسے، بچھو بھڑ کا ڈنگ، آگ یا گرم پانی یا تیزاب وغیرہ سے جلنا سب اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے گہرے زخم اتنی جلدی بھرنے شروع ہو جاتے ہیں کہ بڑے بڑے ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ عجیب مرہم ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ)

**امرت دھارا صابن (رجسٹرڈ)** اس صابن میں جو خوبی ہے وہ کسی میں نہیں۔ یہ صابن جلدی امراض جیسے داد چنبل، پھوڑے، پھنسی، پتی، خارش، پرانے کیل، چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ بچوں کا الک سوپ وغیرہ کی طرح بدبودار نہیں ہے۔ بلکہ روزانہ استعمال کے لئے بھی لاثانی چیز ہے۔ میل کو فوراً دور کرتا ہے۔ چہرہ کو نرم خوبصورت بناتا ہے۔ ڈس انفکٹنٹ (جرم کش) اول درجہ کا ہے۔ اس واسطے

وبائی دنوں میں باہر سے آکر اس سے ہاتھ دھونے چاہئیں

جب سے ہم نے یہ صابن مشتہر کیا ہے پبلک نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت تین ٹکیہ کا بکس۔ فی بکس چودہ آنے (۱۴ر) فی ٹکیہ پانچ آنے (۵ر)

**امرت دھارا الوبخیر (یعنی امرت کی ٹکیہ) (رجسٹرڈ)** ولایت سے پیپرمنٹ کی ٹکیہ بنے ہندوستان میں آتی ہیں ہم نے امرت دھارا کی ٹکیہ تیار کی ہیں جن کے ذریعہ بچے اور نازک مزاج شخص بھی امرت دھارا کو نہایت خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ اب ہر وقت جیب میں امرت دھارا ٹکیہ کو رکھ سکتے ہیں اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کو چوسنے سے امرت دھارا کا فائدہ ہونے کے ساتھ منہ اور دانتوں اور مسوڑھوں کی امراض بلغم، خراش گلا بیٹھ جانا، کھانسی وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ بچوں کو مٹھائی و گولیاں وغیرہ کھلانے کی بجائے ان کو یہ کھلائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک سو ٹکیہ چار آنے ۴ر

**امرت دھارا لوشن** منہ اور گلے کے تمام نئے و پرانے امراض کے لئے یہ لوشن دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ جراثیم کش، غرارے کرنے کے لئے ہیضہ، پلیگ، انفلوئنزا، ملیریا وغیرہ وبائی دنوں میں بے بہا شے ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

**امرت دھارا بام** یہ برقی دردوں کے واسطے ہے اس کی مالش اعصابی و عضلاتی اور سر وغیرہ کی دردوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

334



# کٹ پیس کی تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

## ہماری مال او معاملہ کے متعلق ایک معزز تعلیمیافتہ احمدی خاتون کی رائے

تحریر فرماتی ہیں۔ کہ بہ حیثیت مجموعی آپ سے معاملہ کرنے میں خوشی ہوئی۔ آپ نے مال اچھا روانہ کیا۔ آپ پر میرا پورا اعتماد ہے۔ آئندہ کوشش کروں گی۔ کہ کل رقم پیشگی روانہ کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے بڑھ کر بات یہ ہے۔ کہ آپ نے کٹ پیس کی تجارت یکصد روپیہ کی قلیل رقم سے ممکن کر دی ہے۔ جو بہت سی غریب بہنوں کے لئے منفعت بخش ہو سکتی ہے۔ میں بلا تامل سفارش کرتی ہوں۔ کہ بہنوں سے جہاں تک ممکن ہو۔ آپ سے کاروبار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آپکی اس رعایت کی مشکور ہوں۔ کہ پورا کرایہ مجرا کر دیا ہے۔

قلیل سرمایہ سے تجارت کرنیوالے موسم گرما کی یکصد و دو صد روپیہ کی کٹ پیس کی گانٹھیں منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔

**امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی نمبر ۱**

# انیس عالم

علاج ہومیوپیتھک میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں میں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی تجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ جیب بھاری کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں آپ بھی استعمال کرائیں تو ان شاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔

قیمت خوراک ایک ماہ برائے خونی و بادی بواسیر ۲ر۔ دمہ ۳ر۔ کھانسی ۲ر۔ گنٹھیا ۲ر۔ ناسور ۳ر۔ برسوت ۲ر۔ بادگولہ ۲ر۔ یرقان ۲ر۔ سیلان الرحم ۲ر۔ مرگی ۲ر۔ ذیابیطس ۳ر۔ دق ۳ر۔ سفید داغ ۲ر۔ مرض سوکھا ۲ر۔ جریان ۲ر۔ دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض فی ہفتہ ۲ر۔ مقویات فی شیشی ۲ر۔ پوری کیفیت لکھیے۔ غریبوں کو خاص رعایت

پتہ۔ انیس عالم احمدیہ دارالادویہ بیری اکبرپور کانپور

# رشتہ مطلوب

عمر تقریباً ۲۵ سال۔ نوجوان اچھی شکل۔ اچھی سیرت مخلص احمدی مبلغ تبلیغ کے بہت مشتاق ہیں انجمن حنفیہ میں فنر مستری ہیں۔ ۷۵ روپے تک ترقی ہے۔ قوم کشمیری بھٹی ان کے لئے رشتہ درکار ہے۔ اہل حاجت خط و کتابت کریں

**معرفت:۔ محمد الدین احمدی امیر جماعت احمدیہ ملکوال ضلع گجرات پنجاب**

# گولڈین

مقوی دل۔ مقوی دماغ۔ مقوی معدہ غرضیکہ تمام اعضائے رئیسہ کے لئے نہایت مفید اور بے مثل گولیاں ہیں۔ ہر قسم کی سستی و کمزوری کے لئے اس سے بڑھ کر یقیناً کوئی چیز آپکو نہ ملیگی۔ ایک دفعہ تجربہ شرط ہے منگاؤ۔ اور ہماری صداقت کا امتحان کر لو۔ قیمت پچاس گولیوں کی ایک شیشی عہ محصولڈاک

**مینیجر شفاخانہ ولیند پور سلانوالی ضلع سرگودھا**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**پکٹنگ** کو ناجائز قرار دینے کے لئے قانون کا مسودہ جو کچھ عرصہ ہوا سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا تھا۔ ۵ مئی کو پنجاب کونسل کے پیش ہوا۔ لیکن چونکہ اس پر ممبروں کے باقاعدہ دستخط نہ تھے۔ اس لئے صاحب صدر نے اسے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا

**مالیہ اراضی** میں پچاس فیصدی تخفیف کی قرارداد ۴ مئی کو پنجاب کونسل میں پیش ہوئی اور انتیس کے مقابلہ میں اکتالیس آراء کی کثرت سے منظور ہو گئی۔ اس کے بعد پیر اکبر علی صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ اشیائے خوردنی وغیرہ کے ریلوے کرایہ میں تخفیف کی درخواست حکومت ہند سے کیجائے یہ بھی کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔ اور ممبر مالیات نے وعدہ کیا۔ کہ اسے حکومت ہند کے پاس بھیجدیا جائیگا۔

**سول نافرمانی** کی تحریک میں اس وقت تک جو لوگ سزایاب ہوئے ہیں۔ سرکاری ذرائع سے ان کی تعداد ۴۲ ہزار پانسو چھیاسی معلوم ہوئی ہے۔ ان میں سے قریباً ۹ ہزار رہا بھی ہو چکے ہیں۔

**اسلامیہ کالج کمیٹی** (لاہور) نے ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی کو کالج کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔

**ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ** مدناپور پر حملہ کرنے والوں میں سے ایک تو گرفتار ہو چکا ہے۔ لیکن دوسرا مفرور ہے حکومت نے اس کو گرفتار کرانے والے کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

**بنگال** اور آسام کے متعدد اضلاع میں ۴ مئی کو طوفان باد و باراں سے ہولناک تباہی آئی۔ ایک جگہ بجلی گرنے سے سترہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کرکٹ بال کے برابر اولے پڑنے کے باعث ۱۱۴ اشخاص زخمی ہوئے۔ سینکڑوں مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور مکانات گر گئے۔ کھلنا ڈسٹرکٹ میں قریباً ۱۱۱۵ اموات ہوئیں۔ کئی اشخاص لاپتہ ہیں۔ قریباً ایک سو زخمی ہوئے۔ بیڑیوں کے کئی ریوڑ تباہ ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ضلع میں سوا سوا سیر کے وزنی اولے پڑے۔ جس سے فصلیں تباہ ہو گئیں۔

**پنجاب کونسل** میں ۵ مئی کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے بتایا۔ کہ یکم جنوری سے پنجاب میں ایک ہزار تیرہ اشخاص سول نافرمانی کے سلسلہ میں قید ہوئے ہیں

**فیڈرل فنانس کمیٹی** کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ یہ جو ضمیموں سمیت ۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے رو سے صوبجات کی مالی امداد ضروری ہوگی۔ جو ان کی ضروریات اور خود مختارانہ حیثیت کے موافق دیجائیگی اس امر پر خاص زور دیا گیا ہے کہ اصلاحات کے نفاذ پر اخراجات میں انتہائی تخفیف سے کام لیا جائے۔ اور لکھا ہے کہ اگر اصلاحات کا نفاذ اخراجات میں اضافہ کا موجب ہوا۔ تو یہ امر سخت افسوسناک ہوگا۔ اس کے بعد کمیٹی نے ایزادی محاصل کے امکانات پر غور کیا ہے۔ اور دیاسلائی۔ تجارتی ٹکٹوں۔ بلدیات کے ٹیکسوں اور ٹیکسوں کے سلسلہ میں فیڈرل ذرائع آمدنی پر بحث کی ہے۔ اور قرض۔ پنشنوں اور مرکزی اخراجات پر غور کر کے اعلان کیا ہے۔ کہ فیڈریشن کے نفاذ سے پہلے کا قرضہ ان محاصل سے وصول کیا جائیگا۔ جن پر فیڈرل حکومت قابض ہوگی۔ اور محاصل کے جو ذرائع فیڈرل حکومت کے پاس رہیں گے۔ ان سے قرضہ ادا کیا جائیگا۔ خاتمہ پر ارکان کمیٹی نے لکھا ہے کہ ہماری رائے کو کسی اصول یا پالیسی کے مسائل میں انفرادی طور پر فیصلہ کن نہ تصور کیا جائے۔

**گول میز کانفرنس** کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ۲۳ مئی کو ہو رہا ہے۔ سر پی سی۔ راما سوامی آئر اور مسٹر جیکر او کا نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے کہ اس میں اہم فیڈرل مسائل میں سے بعض پر بحث کی جائیگی۔ اور اگر جیسا کہ خیال ہے مسلمان ارکان نے تصفیہ حقوق کے اعلان تک شمولیت سے انکار کر دیا۔ تو مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس لئے ہم ملک معظم کی حکومت نیز حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ تصفیہ حقوق کے موعودہ اعلان کے لئے جلد ذرائع اختیار کئے جائیں

**مسلم لیگ** کی کونسل کا ایک اہم اجلاس ۲۹ مئی کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں ملک کے موجودہ سیاسی حالات پر غور کرنے کے علاوہ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کے متعلق اظہار اطمینان کیا جائیگا مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو باہم ملا دینے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ پر بھی غور کیا جائیگا۔

**دار العوام** میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے بتایا کہ سیکلے کمیٹی کے کام کی نوعیت محض امدادی ہے۔ اور اس کی رپورٹ سے کابینہ؟ وزارت کی کیٹی فائدہ اٹھائے گی ہندوستان میں جو یہ خبر مشہور ہے کہ لارڈ سیکلے کوئی دستور اساسی مرتب کر رہے ہیں۔ غلط ہے۔

**شنگھائی** سے ۵ مئی کی ایک خبر ہے کہ چین و جاپان کے صلح نامہ پر دستخط ہو گئے ہیں اور اب جنگی سرگرمیوں کا سرکاری طور پر خاتمہ ہو گیا ہے۔

**برلن** سے ۵ مئی کی اطلاع ہے کہ ایک فوری حکم نافذ کیا گیا جس کے رو سے تمام اشتراکی انجمنوں کو توڑ دیا گیا ہے جو ریاست کو نقصان پہنچانے اور سیاسی انقلاب پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

**تخفیف اسلحہ** کی کانفرنس میں ۵ مئی کو برطانی نمائندے نے کہا۔ کہ انسانیت کا تقاضا ہے کہ آبدوز کشتیاں بالکل اڑا دی جائیں۔ امریکن مندوب نے بھی اس کی تائید کی لیکن اطالوی نمائندہ نے کہا۔ کہ اگر آبدوز کشتیاں اڑا دی جائیں۔ تو بڑے بڑے جنگی جہاز بھی منسوخ ہونے چاہئیں

**حکومت پنجاب** نے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا۔ کہ سر ہنری کریک کی جگہ مسٹر ہیوبرٹ کالورٹ فنانس کی ایگزیکیٹو کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔

**حلف وفاداری** کی تنسیخ کا بل آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں تیسری بار ۴ مئی کو پیش ہوا۔ اور ۷۴ کے مقابلہ میں ۷۷ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گیا۔

**مجلس احرار** کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق نوٹس کے باوجود لاہور سے نہ نکلنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے تھے ۶ مئی کو آپ کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور عدالت نے ایک سال قید و پچاس روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی مزید تین ماہ قید کا حکم سنایا۔

**سری نگر** میں ہندوؤں کی طرف سے جو شرارت پیدا کی جا رہی ہے۔ اس کے رہنما کیشپ بندھو کو گرفتار کر لیا گیا اس کے علاوہ اور بھی بعض گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں

**آل انڈیا ہندو یوتھ کانفرنس** ۷ مئی کو کراچی میں بھائی جی کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بھائی جی نے اپنے ایڈریس میں مسلمانوں کے متعلق بتایا۔ کہ مسلمان ہندوستان میں اپنی پوزیشن مضبوط کر کے اس کے ذریعہ تمام ایشیا کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ کاش یہ صحیح ہوتا۔

**دہلی** کی ایک نوجوان برہمن لڑکی کی شادی ایک سال خوردہ بوڑھے سے قرار پائی تھی۔ لیکن جب برات آئی۔ تو لڑکی نے صاف الفاظ میں شادی سے انکار کر دیا۔ آخر اسے منسوخ کر کے اسی وقت ایک دوسری برات کے دولہا سے شادی کر دی گئی۔ اگر اسلامی تعلیم کے مطابق لڑکی کی رائے قبل از وقت معلوم کر لی جائے۔ تو ایسی رسوائی کی نوبت نہ آئے۔

**حکومت پنجاب** کے دفاتر ۱۳ مئی کو لاہور میں بند ہو جائیں گے۔ اور ۱۸ کو شملہ میں کھلیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی